

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول سے

نمبر ۵۲ - جلد ۸ | لودیانہ ۲۳ دسمبر ۱۸۸۰ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبارات

یخنہ طور سے ثابت ہوگیا ہی کہ امیر کابل تاحال زندہ ہی = **افواہ** ہی کہ شہنشاہ روس نے اپنے تین معتبر امیر کابل کے پاس تخت نشینی کی مبارکباد کو روانہ کئے ہیں = **کابل** میں آجکل سخت درجہ کی گرانی غلہ کی ہو رہی ہی = **خبر** ہی کہ کابل کے گرد نواح میں کچھ غدر کے آثار پائے جاتے ہیں = **جلال آباد** کا حاکم اس فکر میں ہی کہ جو کچھ محاصل جمع کیا ہی وہ امیر کے پاس روانہ کردیا جاوے = **فرقہ** شنواری نے بلاخوف شرارت پر کمر باندھ لی ہی = **خیبر** کے باشندے سرکار انگریزی کی اطاعت میں بدل وجان حاضر ہوگئے ہیں = **انگریزوں** نے پختہ ارادہ کیا ہی کہ قندھار کو چھوڑ دو = **افغانستان** کے کوہستانی باشندے مالگذاری کے ادا کرنے میں غدر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسیکو ایک حبہ نہیں دینگے = **وسط ایشیا** میں روسیوں نے بیس ہزار سپاہی اور ایکسو توپ ترکمانوں کی سرکوبی کے لئے روانہ کی ہیں = **افغانستان** میں جابجا مشہور ہی کہ ایوب خان جنگ کیواسطے تیاری کر رہا ہی = **عبدالرحمان خان** آجکل فوج بھرتی کرنے میں مصروف ہی = **افغان** خیال کرتے ہیں کہ یعقوبخان بے قصور ہی اگر انگریز اُسکو رہا کردیں تو خوب ہی = **قوم خورد** نے حاجیوں کے قافلوں کو جو ایرانی تھے لوٹ لیا ہی = **امیر کابل** نے حکم جاری کیا ہی کہ کوئی قاصد ہمارے علاقہ کا ایوبخان کی طرف خطوط لیکر نہ جاوے = **میر بچہ** کابل میں امیر کے سلام کے لئے آیا تھا چنانچہ شبہہ میں قید کیا گیا ہی = **محمد جان** نے جب سُنا کہ میر بچہ قید ہوگیا ہی فوراً کابل سے بھاگ گیا = **بدخشان** کے خان کی اشتعالک سے کشمیر میں غدر برپا ہوا تھا = **یونان** نے ۲ کروڑ روپیہ جنگ کیواسطے قرض لیا ہی = **گورنمنٹ** نے پنجاب نارتھ اسٹیٹ ریلوے کا اجرا جو حاجی شاہ کو گئی ہی یکم جنوری تک ملتوی کردیا ہی = **شاہ ایران** نے حضور قیصر ہند کی خدمت میں لکھا ہی کہ ابھی تک سرحد روم کا فیصلہ نہیں ہوا ہی = **انگلنڈ** روس سے دریافت کرتا ہی کہ قوم خورد کی صلیبت کیا ہی = **مہارانی** ٹیکاری نے ۳۰ ہزار روپیہ ایک شفاخانہ کے لئے دیا ہی = **لارڈ** نیپیر آف مگڈالا نے انگریزی وزیروں کو لکھا ہی کہ قندھار کو چھوڑنا اچھا نہیں ہی = **شیر علیخان** والی نے آخرکار قندھار سے کنارہ کشی اختیار کرلی ہی = **میجر** بڈلف صاحب کی امداد کے لئے غلجٹ میں ایک ہزار آدمی پہونچ گئے ہیں اور ایک ہزار روانہ ہوئے ہیں = **حضور** والیسرائے کی علالت کا رنج تمام ہندوستان کو ہی = **دہلی کالج** کے دوبارہ قایم کرنیکی بابت ستر ہزار روپیہ چندہ دینیکا وعدہ لوگوں نے کیا ہی =

نور افشاں

—— راولپنڈی کی خبر سے معلوم ہوا کہ ۱۳ر دسمبر کو لفٹنٹ کرسٹی صاحب جو گنید بلا بذریعہ گھوڑ دوڑ کی کھیل کھیل رہے تھے گھوڑے پر سے گرے جو دو گھوڑے اور بھاگتے ہوئے آتے تھے اُن کے اوپر گرے اور صاحب موصوف اِس صدمہ سے مر گئے +

ہماری دانست میں جبکہ قانوناً خود کشی کرنا ناجایز بلکہ خود کشی کرنے والا مستلزم بالسزا ٹھہرایا جاتا ہے تو کیوں ایسی کھیلوں کی ممانعت نہیں کیجاتی ہے جو خود کشی سے علاقہ رکھتی ہیں +

—— ولایت کی خبروں سے معلوم ہوا کہ جسوقت درویش پاشا نے شہر ڈلسنگو فتح کر کے اہل مانٹینگرو کے حوالہ کیا تو ۲ گھنٹہ تک اہل البانیا و فوج سلطان روم کے درمیان سخت لڑائی رہی جب شہر فتح ہو چکا تو وہاں کے باشندگان کو کہا گیا کہ جو شخص شہر میں نہیں رہنا چاہتا ہے وہ اسوقت فوج روم کے ساتھ چلا آوے اُسکو مکان سکونتی دیا جاویگا اور اگر اب نہیں آنا چاہتا ہے اور پھر سرکشی کا ارادہ کرے تو اُسکو سخت سزا دیجاویگی +

—— ایک تار برقی مورخہ ۱۲ر دسمبر ۸۰ء جو طہران سے آئی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ ایران کی فوج نے شہر اُجنی کو جو قوم خورد کے قبضہ تھا بھونک کر تباہ کر دیا ہے اور اُس شہر کے باشندوں کو قتل کر ڈالا ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ ایران کی فوج زمانہ جہالت کی خصلتیں اپنے میں ابھی تک رکھتی ہیں شاید فوج ایران نے ۱۲ر دسمبر کی رات کو جو محرم کی ۹ تاریخ اور قتل کی رات تھی باغیوں کو کافر سمجھ کر قتل کیا اور خود آب کوثر کے اُمیدوار ہوئے +

واضح رہے کہ شیخ عبید اللہ جو قوم خورد کا سرغنہ ہے اہل سنت جماعت کا ایک بیل تن آدمی ہے اور یقین ہے کہ جو کوئی اُسکی تقلید کرتا ہو وہ اُن مقتولوں کو شہید سمجھیگا +

صاحب احسن الاخبار تحریر فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ کی سکوت کے بعد پھر قندھار کا نام لوگوں کی زبان پر آیا اور اڈیٹروں نے پھر اُسکی نسبت قلم اُٹھایا اِس تازہ تحریک کی وجہ یہہ ہوئی ہے کہ لنڈن سے خبریں پہونچی ہیں کہ موسم گرما میں قندھار پھر امیر کابل کو واپس دیدیا جاویگا اسپر جو لوگ قندھار کی واپسی کے خلاف میں ہیں وہ پھر مخالفت کا اظہار کرتے ہیں ہم اُن لوگوں میں ہیں جنکی رائے ابتدائی سے گورنمنٹ کی اُس ملکی مصلحت کے ساتھ متفق ہے ہمنے اُسوقت میں اپنی بھی رائے ظاہر کی تھی جبکہ کچھ معلوم نہ تھا کہ کیا ہونیوالا ہے اور غالب یقین لگتا تھا کہ قندھار برٹش حکومت کا ایک صوبہ قرار دیا جاویگا - قندھار پر قبضہ رکھنے میں بہت سی مشکلات کا سامنا ہوگا - تخمینہ ہو چکا ہے کہ کم سے کم تیس لاکھ روپیہ سالانہ وہاں کے قبضہ رکھنے میں زیادہ خرچ پڑیگا اور پانچ لاکھ روپیہ سال سے زیادہ اُس ملک کی آمدنی نہ ہوگی اور ریلوے کی آمدنی اُسکے اخراجات کے مناسب نہ ہوگی پس ہرگز عقلمندی نہیں ہے کہ پچیس لاکھ روپیہ سال غریب ہندوستان سے لیکر ایسے مقام پر صرف کیا جاوے جو ہندوستان سے چار سو میل فاصلہ پر ہے اور جس طرف سے بجائے اُسکے کہ ہمارے اطمینان کو ترقی ہو ہر وقت ایک تازہ بے اطمینانی کا اندیشہ رہیگا +

جو لوگ روسیوں کے خوف سے قندھار پر قبضہ رکھنا ضرور سمجھتے ہیں اور اخراجات اور مشکلات کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اگر اُنکی رائے کو قوت دیجاوے تو شاید یہہ زیادہ موزون ہوگا - کہ آگے بڑھکر ہرات کو اپنے قبضہ میں لاویں اور وہاں برٹش فوج کو قایم کریں کیونکہ گورنمنٹ میں اسقدر قوت ہے کہ وہ جب چاہے ہرات کو فتح کر لے اور روسیوں کی پیش قدمی کی روک جیسی ہرات سے ہو سکتی ہے ویسی قندھار سے نہیں ہو سکتی لیکن سوال حل طلب یہہ ہے کہ آیا وہ مشکلات بھی کسیطرح سہل ہو جاوینگی جو اِس قسم کی پیش قدمی سے پیدا ہونگی ہم کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں - جتنا جتنا ہم آگے بڑھتے جاوینگے ویسی ہی ویسی مشکلات بڑھتی جاوینگی - ایک نہایت طولانی راستہ کی حفاظت کرنی ہوگی لاکھوں روپیہ ہر سال ہماں اپنی گرہ سے خرچ کرنا پڑیگا - ایک دو برس تک کچھ معلوم نہیں ہوتا لیکن جہاں دوامی نقصان زر اور تکلیف لاحق ہوتی ہے وہ ملک آخرکار وبال جان ہو جاتا ہے لہذا اِس سے زیادہ عقلمندی اسمیں ہے کہ اُس ملک سے اول ہی میں کنارہ کشی کیجاوے +

اِسکے علاوہ جس حالتمیں کابل سے فوجیں واپس لگئی ہیں تو قندھار والے کبھی اِس بات سے راضی نہونگے کہ ہم بھی ویسی ہی آزادی حاصل نکریں جیسی کابل والوں نے حاصل کی ہے اور اِس خیال سے فرونگ وہاں خون خرابی ہوتی رہیگی اور بات بات میں بڑے بڑے فسادوں کا اندیشہ رہیگا اور گورنمنٹ کو سیکڑوں کوس فاصلہ سے ہر وقت قندھار کے ہینڈ کوارٹر کی امداد کا بند و بست رکھنا پڑیگا - اور اِن تمام مشکلات کو دیکھکر کنسیرویٹو پارٹی ہمیشہ لبرل پارٹی پر معترض ہوگی اور کبھی وہ ملک کے سامنے ایسی دلیلیں پیش کرسکے گی جس سے حال کی گورنمنٹ بہت بڑی خوف کا سامنا ہوگا اور یہہ ایک ایسی وجہ ہے کہ لبرل گورنمنٹ کو قندھار کی واپسی پر مجبور ہی کرے گی +

بقیہ مسیح کی ذات اور شخصیت کا تذکرہ

یہہ بات صفائی سے پاک نوشتوں میں بیان ہوئی ہے مثلاً عبرانیوں کے خط کے نویں باب کی ۱۳ و ۱۴ میں یوں لکھا ہے اگر بیلوں اور بکریوں کا لہو اور بچھیا کی راکھ جب ناپاکوں پر چھڑکی جاتی ہے بدن کی صفائی کی بابت انکو پاک کر سکتی ہے تو کتنا زیادہ مسیح کا لہو جسنے بے عیب ہوکر ابدی روح کے وسیلہ آپکو خدا کے سامنے قربانی گذرانا تمہارے دلوں اور عقلوں کو مردہ کاموں سے پاک کریگا تاکہ تم زندہ خدا کی عبادت کرو یہی خیال تمام عبرانیوں کے خط میں بھرا ہوا ہے اسی سبب سے لکھا ہے کہ مسیح کی قربانی بار بار ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہہ سارے ایماندار انکے دلوں میں نقش کیا ہوا ہے اور اسی سبب سے وے ہمیشہ کہتے ہیں۔

مسیح کا خون اور نیکی خاص — میں انکو پہنکے سراسر
ہے میری جنت کا لباس — ہونگا مقبول خدا کے گھر

تیسرا یسوع مسیح معبود ہے

تیسرا نتیجہ مسیح کی دونوں ذاتوں کی ایک شخصیت میں مجتمع ہونیکا یہہ ہے کہ وہ ہماری عبادت کی جگہہ ہے کسی چیز کی عبادت کرنے سے یہہ مراد ہے کہ ہم اسکو الٰہی حمد اور جو بیان دویں اسواسطے فقط وہ چیز ہماری بندگی کے لایق ہے کہ جب اُسمیں الٰہی خوبیاں ہوں اس سے بخوبی واضح ہے کہ مسیح کی انسانیت ہماری بندگی کا سبب نہیں ہو سکتی لیکن وہ انسانیت اسکی الٰہی ذات کے ساتھ ملی ہوئی تھی جو خدا نے مبارک سب پر اور سب کا ہے اور جسکی عبادت فرشتوں

اور فرشتوں سے ہوئی ہے اسواسطے پاک نوشتوں میں بیان ہوا ہے کہ رسولوں نے اسکو خداوند اور خدا کہا اور اُسکی عبادت کی جسکو اُنہوں نے دیکھا چھوا اور پیار کیا اور جسکی خدمت میں اپنے آپکو ایک زندہ قربانی نذر کیا ✢

چوتھا مسیح اپنے بندوں کے ساتھ ہمدرد ہے

رسول کہتا ہے کہ مسیح ایک رحیم اور دیانت دار سردار کاہن ٹھہرا (عبرانیوں کے ۲ باب کی ۱۷) پھر ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں کہ ہماری سستیوں میں ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ ایسا جو ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا۔ (عبرانیوں کے خط کے ۴ باب کی ۱۵) مسیح ایسا نجات دینیوالا ہے جیسا ہمکو درکار تھا اگر وہ صرف خدا ہوتا تو ان کاموں کو پورا نکر سکتا جو الٰہی پاکیزگی اور عدالت ہمسے طلب کرتی ہے اگر وہ خالی انسان ہوتا تو بھی اُس سے ہماری نجات کا کام پورا نہ ہوتا لیکن اس مرکب حالت میں خدا اور انسان اُسنے ہماری نجاتکی ضرورت کو بخوبی انجام کو پہونچایا الٰہی ذات میں وہ حاضر ناظر اور قادر مطلق ہے اور انسانیت میں ہماری سستیوں میں ہمدرد ہے سب باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا خدا کی شریعت کا تابعدار ہوا اور صلیب کا دکھ ہمارے بدلے اُٹھایا اُلوہیت کا سارا کمال اُس میں مجسم ہو رہا ہے انسانیت کے ساتھ تاکہ ہم اسکے پاس دلیری سے پہنچ سکیں اور اُسکے کمال سے لیکر اپنی حاجتوں کو پوری کریں ہم اپنے میں بالکل ہر ایک نیکی سے خالی اور عاری ہیں لیکن مسیح میں ہوکر کامل ہیں ✢

پانچواں مسیح زندگی کا چشمہ ہے

پاک نوشتوں میں بیان ہوا ہے کہ کلمہ میں ابدی زندگی ہے کلمہ اپنے میں زندگی رکھتا ہے اور زندگی کا چشمہ ہے جسمانی اور روحانی یہہ بھی پاک نوشتوں کی تعلیم ہے کہ وہ کلمہ مجسم ہوکر روحانی زندگی بنی آدم کو دیتا ہے وہی اکیلا ہمارا نجات دینے والا اور زندگی کا چشمہ ہے ہم اُسکی زندگی میں شریک ہوتے ہیں اُسکے ساتھ ملکر ہمارا میل اُسکے ساتھ ایمان اور روح القدس سے پیدا ہوتا ہے جو کوئی ایمان لاتا ہے کہ مسیح خدا جسم میں آیا ہوا ہے اُسکے واسطے مسیح ابدی زندگی ہوتا ہے پولوس یوں کہتا ہے میں زندہ ہوں پر تو بھی میں نہیں مسیح مجھ میں زندہ ہے (گلاتیوں کے خط کے ۲ باب کی ۲۰) ایماندار کی زندگی ایک گروہ کی زندگی نہیں ہے جو کہ کسی گروہ یا فرقہ کے ساتھ ملنے سے حاصل ہو ایک اندرونی روحانی زندگی جو صرف مسیح کے ساتھ ملنے سے حاصل ہے جو کوئی خداوند کے نام پر پوکارتا ہے وہی نجات پاویگا خواہ وہ کلیسیا میں شامل ہو یا نہ ہو خواہ وہ قیدخانہ میں ہو یا جنگل میں ہو ✢

چھٹواں مسیح کی انسانیت کی سرفرازی

جیسے انسان کا فانی جسم غیر فانی روح کے ساتھ ملنے کے سبب ساری حیوانی اجسام سے سرفراز ہوا ہے اسیطرح مسیح کی انسانیت اُلوہیت کے ساتھ ملنے کے سبب قدر و منزلت اور قوت اور قدرت میں سارے انسانوں پر سرفراز ہوئی ہے اس میل کے سبب مسیح کی

انسانیت دور نہیں ہوئی صرف بیحد سرفراز ہوئی ہی اگر انسانیت اُسکی دور ہوجاوے تو ہمارے ساتھ ہمدردی نہ رہیگی بعض عیسایوں نے ایسا خیال کیا کہ مسیح کی انسانیت اُسکی اُلوہیت میں کھپ گئی یہہ غلط ہی اور ایسا ہی غلط ہی یہہ سمجھنا کہ اُسکی اُلوہیت انسانیت میں کھپ گئی ہمکو چاہئے کہ ہم دونوں ذاتوں پر یقین رکھیں یسوع مسیح انسان اور مبارک خدا ہمیشہ کیلیے اور بائبل کی پوری اور سچی تعلیم اور مسیحی کلیسیا کا صحیح اعتقاد یہہ ہی کہ خدا کا ازلی بیٹا انسان بنا اپنے اوپر سچا جسم اور عقل و روح کو لے لیا اور اسیطرح تھا اور اب بھی ہی خدا اور انسان دونوں ذات اور ایک شخصیت میں ہمیشہ کے لئے +

مراسلات

بقیہ جواب منشور محمدی پر نظر ثانی

(یعنے منشور محمد مطبوعہ ۵ ذیلحجہ ۱۲۹۷ھ نمبر ۳۴)

قولہ- پادری صاحب عجب باتیں کونسی ہیں صرف ایک سوال کی عجب باتیں کردیں- مفرد جمع کا بھی خیال رکھا کیجئے +

صاحب من سوال ایک ہی ہوسکتا ہی اور باتیں اُسمیں بہت سی ہوسکتی ہیں اور آپکے اس سوال کی متعلقہ باتوں کے لحاظ سے ہمنے جمع کا لفظ بھی استعمال کیا اور وہ باتیں دوسرے سوال کے جواب میں بیان بھی کردی ہیں +

پھر اِس قول پر کہ ہنوز بندہ آپکے جواب میں اسیقدر اظہار کرتا ہی آپ یہہ لکھتے ہیں +

قولہ- اِس سے ثابت ہوتا ہی کہ آئندہ کو کوئی صفحہ مثل قران شریف کے بناوینگے- نہیں صاحب یہہ ثابت نہیں ہوتا- آپ میرے لئے خیال پیدا کرنیکی تکلیف کیوں کرتے ہیں- ہمارا مطلب یہہ تھا کہ آپکی بات ہمارے سلسلے سے مغایر ہی اور ہمنے صرف مضامین بائبل اور قران کو پیش نظر رکھا تھا- نہ اُنکے اور قسم کے اسبات کو- چنانچہ ہمنے مضامین یعنے اندرونی خوبیوں اور خرابیوں کا اِسی غرض سے اظہار کیا تھا کہ ظاہری سفیدی جسمیں انسان کے ہنر کا کمال ہی کیوں نہ ہو الخ- اور اِس سے ہمنے یہہ ظاہر کردیا کہ آپکا یہہ ثبوت ہمارے نزدیک کیا زور رکھتا ہی اسلئے مناسب تھا کہ آپ ہمارے اِس بیان سے ہماری کارروائی موجودہ اور آئندہ کا اندازہ کرتے- اِس قسم کے ایک دو نتیجے آپ نے اور بھی لکھدئے ہیں سو وہ بھی سمجھو کہ مردود ہیں- اور آپکو معلوم ہوئے کہ بعد اختتام سلسلہ عدم ضرورت قرانی کے فصاحت قران پر گفتگو کرنے کی اُمید پر ہمنے اِس طور سے لکھا تھا- نہ کہ کوئی صفحہ مثل قران کے بنانے کی غرض سے پس اوّل مضامین کا حال دیکھو لو اگر اِس سے نبچے تو فاتوبسورۃ من مثلہ کس کام آویگا +

قولہ- مگر یہہ تو فرمائیے کہ اِن تینوں شخصوں نے کبھی اپنے کلام کو کلام خدا کہا ہی- یا اُنکے خیرخواہوں نے اُنکے کلام کو بھی خطوط پولوس مقدس کی طرح الہامی مانا ہی یا اسطرح کا لفظ بیان کیا ہی- فاتوبسورۃ من مثلہ الخ +

واضح ہو کہ غرض اِس سے نہیں کہ کسی نے اپنی کلام کو کلام خدا کہا ہی یا نہیں- مگر حقیقتوں سے ہی کہ اُنکی تصنیفات بھی ایسے پایہ پر ہیں کہ اپنے اپنے قسم میں نظیر نہیں رکھتیں- ایسا ہی ہمنے قران کی عربی عبارت کو بھی فرض کرلیا- پس اِس حالت میں اُنکو کلام خدا کہہ سکتے ہیں یا نہیں +

قولہ- اگر آپکو مذہب عیسوی کا کچھ پاس ہو اور اپنی نوکری کا فرض ادا کرنا منظور ہو تو ایسا کلام پیش کیجئے جس سے قران شریف کلام خدا ٹھہرے +

یہہ کیا بات ہی کیسی بے موقع کلام ہی آپ میری نوکری سے کیوں گھبرائے- بندہ کو تو مذہب عیسوی کا تحقیقی پاس ہی اور ہر حال میں آپکی نیک صلاح پر عمل کرنیکا ساعی رہیگا- آپ میرے لئے ذرہ بھی متفکر نہ ہوجئے- کیا جانئے جو اِسی ذریعہ سے خداوند کریم آپکو راہ سلامت پر لاوے- روحوں کو بچانے ہی کی کوشش کرنا میری مدنظر ہی +

قولہ- یہہ آپکا پرانا گیت حیلہ آمیز ہی- گبن صاحب نے اپنی کتاب تواریخ کو مثل انجیل کلام خدا نہیں کہا ہی الخ +

صاحب من مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی یہہ گیت آگے گایا ہو- اور حیلہ تو اُسمیں کوئی نہیں صرف آپکی سمجھ میں نہیں آیا- اور ہمنے آپکو کہہ بھی دیا تھا کہ ذرہ نسبت کا تو خیال کیجئے مگر آپ نے نہ کیا- پس جب آپنے یہہ لکھا تھا کہ جب یہہ دونوں امر اپنے انجام کو نہ پہونچے تو آپ ہی فرمایئے کیا آپکو اور آپکی کتاب کو سچا سمجھا جائیگا- تو اسپر ہمنے گبن صاحب کی تواریخ اور انجیل کا مقابلہ نہ کیا لیکن یہہ بیان کیا کہ اگر بار اڈائنز لاسٹ کے موافق ایک اور کتاب نہ بن سکے تو اِس ناقابلیت سے گبن صاحب کی تواریخ

پرلیکن نکراتر ہوگا اسیطرح اگر قران کے موافق عربی عبارت نہ بن سکے تو اس سے بائبل کی صداقت یا عدم صداقت کو کیا نسبت ہی یعنے اگر نہ بنے تو بائبل جھوٹھی نہ ٹھہریگی اور اگر بن جائے تو سچی نہ ٹھہرے گی۔ آپ نے کیا سمجھا جو یوں ہی کچھ لکھدیا +

قولہ - ای صاحب میں نے بہت وعدے کونسے کئے ہیں - سوال از آسمان جواب از ریسما۔ ایسا ہی اضطراب ہی تو خدا حافظ ہاں صاحب بہت وعدے کرنا عمروؔ کا لکھا تھا جس سے آپکو خصوصًا اس وعدہ گوئی پر خبردار کیا تھا۔ کہ جسوقت آپکی جانب سے دونوں امر مذکرہ بالا کامل طور پر تحقیق ہو جاینگے آپکی تحریر نمبر ۲ و ۳ و ۴ کا جواب شافی دیا جائیگا - پس صاحب بندہ کا جواب آپکے شامل حال تھا +

راقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس لیسرور ضلع سیالکوٹ

خط

جناب اڈیٹر صاحب نورافشاں بسلامت۔

تسلیم - براہ مہربانی ان خطوط کو اپنے اخبار نوربار کے پرچہ کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون و مشکور فرمائیے +

راقم

بابو ہرپرشاد کمشنر کرٹ

فرخ آباد

نقل خطوط سوالیہ و جوابیہ بابو ہرپرشاد سایل و پنڈت دیانند سرستی و کالیچرن مسئول

از ہرپرشاد

بنام پنڈت دیانند سرستی صاحب

بعد سلام نیاز کے خلاصہ یہہ ہی کہ آپ کی کوشش اور جانفشانی نے ہر ایک جلسہ میں چل بچار کھی ہی شکر اُس رحیم وکریم کی درگاہ میں کہ کچھ تو تاثیر آپکے دل میں پیدا ہوئی کہ خدا تعالی کی رضامندی حاصل ہو مجھکو تو بڑی خوشی پیدا ہوئی کہ کروڑوں انسان جو لاپروائی کی نیند میں پڑے سو رہے ہیں اور جنکو مطلق خیال اِسبات کا نہیں کہ ہم کیا کرتے ہیں اُن میں سے آپ نے تو بھلا کمر ہمت کی باندھی ہی کہ جہانتک ممکن ہوسکے راہ حق کی تلاش ہو اب معلوم ہوا کہ نہ صرف آپ نے بلکہ بہتوں نے آپ کی کوشش سے کچھ کچھ اپنا ارادہ ایسا ہی ظاہر کیا ہی خداوند کریم آپ کی مدد کرے کہ آپکو اپنی حمایت میں رکھے اور اِس ارادہ کے پورا کرنے کی طاقت بخشے ہاں میں یقین کرتا ہوں کہ جو کوئی سچائی سے اُسکی یعنے خدا تعالی کی ڈھونڈ ڈھانڈ کریگا وہ بیشک اُسے پائیگا پر بات یہہ ہی کہ کوشش کرنے میں سستی نہ کرے۔ اب میری یہہ التماس ہی کہ مہربانی کر کے یہہ تبلائے کہ آپکی ڈھونڈ ڈھانڈ واجبی یا مطلب براری کی ہی اگر واجبی ہی تو اُسکی تلاش صرف خدا کے کلام سے کرنا مناسب ہی کہ انسان کی کہاوتوں اور بناوٹوں اور ڈھکوسلوں سے ہاں یہہ تو آپ پر بخوبی روشن ہی کہ ہر ایک مذہب والا اسکا اقرار کرتا ہی کہ جس کتاب کو میں مانتا ہوں وہی خدا کی طرف سے ہی یہہ کہنا صرف اپنے منہہ میاں مٹھو بننا ہی اور یہہ ہو بھی نہیں سکتا کہ سب کتابیں خدا کیطرف سے ہوں صرف ایکہی سچی ہوگی فرض کرو کہ اگر وید سچا ہی تو اور بلاشک جھوٹھی ہونگی اور اگر کوئی اور سچی ہی تو ضرور وید جھوٹھا ہوگا سو اب آپ یہہ تبلائیے کہ جس حالتمیں ایسا گڑبڑ درپیش ہو رہا ہی کہ سب اپنی اپنی کتابوں کو حق بتلا رہے ہیں تو اسکا فیصلہ کوئی لائق تجویز سے کرنا چاہئے تھا کہ ہر ایک خاص و عام اِسبات سے آگاہ ہوں کہ ضرور فلانی کتاب سچی ہی اسکے نشان تبلائے کہ خدا کے کلام میں اِن اِن نشانوں کا ہونا بہت واجب ہی اور جس کتاب میں وہ نشان نہ ہوں وہ ہرگز خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی +

اب آپکو مناسب ہی کہ سب سے پہلے آپ اِس بھاری کام سے فراغت پائیں کہ خدا کا کلام کونسے نشانوں سے آزمایا جاوے تاکہ سچ اور جھوٹھ ظاہر ہو بعد اسکے آپ کو اختیار ہی کہ چاہو جس طریق کو پسند کرو اِسوقت جو آپ بہت دوڑ دھوپ کر رہے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ بہت محنت بھی کر رہے ہو قصور معاف ہو یہہ بہتر نہیں ہی کیونکہ یہہ مناسب تھا کہ اول بنیاد کی پایداری جانچی جاتی بعد اسکے عمارت کی چھیڑ چھاڑ کرنا واجب تھا سو آپ نے بنیاد کی پایداری کا خیال مطلق نہ رکھا اور بڑی بڑی عمارتیں چھیڑ بیٹھے کیا یہہ کام دانائی اور عقلمندی کا ہی ہرگز نہیں - سو اب آپ اور دھرم سبھا والے دونوں ملکر اِسبات کا فیصلہ کریں کہ وہ کونسے نشان ہیں جنسے یہہ بات ثابت ہو کہ فلانی کتاب خدا کی ہی اور باقی جن میں وہ نشان نہ ملیں وہ انسانی بناوٹ ہی اگر آپ لوگ اِسبات کو حل نہ کرینگے تو تم دونو سبھا والے ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں کی جانوں کے ہلاک کرنیوالے ٹھہروگے اور اُس رحیم وکریم کے روبرو سخت عذاب پانے کے مستحق ٹھہرائے جاؤگے معلوم ہوتا ہی کہ تم دونوں جماعتوں نے اور لوگوں کے ہلاک کرنے کے لئے یہہ بندش باندھی ہی کہ ہم دونوں ایک ہی کتاب کے ماننے والے ہیں اگرچہ باہمی کچھہ تھوڑا سا اختلاف اُسکے سمجھنے میں ہی تاکہ عوام اور کوتہ اندیش اور جان کے دشمن بغیر دریافت کئے ہاں ہاں کرنے

لگتے ہیں جنکو نہ اپنی موت کا خیال اور نہ زندگی کی کچھ خبر فرض کرو کہ آپسمیں تم دونوں کی مطلب براری ہوتی ہی پر اسکی جوابدہی بہت سخت ہی اسلئے آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ آپ اسکا فیصلہ کریں اور جب تک یہہ فیصلہ نہو کونسی کتاب خدا کی طرف سے ہی تب تک کیسکو ہلاک کا فرزند نہ بناؤ آئندہ آپکو اختیار ہی +

راقم
بابو ہر پرشاد ساکن فرخ آباد
محلہ گنگا نجبہ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۸۰ء

جواب از آریہ سماج -

جناب ہر پرشاد صاحب سلمہ -

خط آپ کا آیا حال معلوم ہوا اسکو اس بات کی بڑی خوشی ہوئی کہ آپ سچ جھوٹھ کی شناخت کرنے میں آمادہ رہتے ہیں آگے جو آپ نے لکھا ہی کہ اسکا کیا ثبوت ہی کہ وید بھی پرمیشر کے بنائے ہوئے ہیں اور پستک نہیں سو ایسی ایسی ہوئی باتونکا اسوقت میں ہم تحریری جواب دینا جایز نہیں سمجھتے کیونکہ ہمارے سری 108 سوامی دیانند سرستی جی مہاراج یہاں موجود ہیں وے ہمارے باغ میں ٹھہرے ہوئے ہیں اسلئے آپ کو لازم ہی کہ پادری صاحب کو جو آپ کے مذہب میں بڑے عقیل فہیم اور بخوبی جانکار ہیں ہمراہ لیکے وے سامی مذکور سے اپنے شکوک جسطرح سے اور جیسے چاہیں رفع کر لیویں پھر ایسا موقع ہاتھ نہ لگیگا اور وے جب ان باتوں سے بخوبی واقف کار ہو جاوینگے تو آپ لوگوں کو اچھی طرح سمجھا سکینگے اور ایک ایک آدمی کے سمجھانیکے لئے اتنا وقت کہاں سے آوے بہت لوگ اس تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں اسکا ارادہ کرتے ہیں
مشوکر بار ۱۹۳۷

اخبارات تار برقی

قندھار ۱۸ دسمبر - تیرھواں رسالہ ہوزارہ تاریخ کو قندھار میں پہونچا اور دوسرے دن کابل گیران کو روانہ ہوا - اسی جگہہ برگیڈیر رسالہ متعین ہی -

آج صبح آٹھویں بمبئی ہندی پلٹن قطع کو روانہ ہوئی - سردار شیر علیخان والی سابق ۱۶ تاریخ کو یہاں سے کوچ کرینگے اور اپنے متعلقین سے پہلے کراچی کو جاینگے کپتان سیور اسسٹنٹ رزیڈنٹ کو ان کے عیال و اطفال کا بمبئی تک چارج ہوگا - ان کی روانگی کی خبر سے لوگوں نے تو کچھ پہلے پروانہ کی حالانکہ اس بے پروائی سے مراد خوشی نہ تھی کہ خوب ہوا یہہ جاتے ہیں مگر ابھی سے آثار پائے جاتے ہیں کہ بعض فرقے کے لوگوں میں ان کی شہرت ماموری کی ہوگی حتی الامکان عمدہ انتظام کی تدبیر کی گئی ہی اب وہ عمدہ انتظام ہوگا جو حالت تذبذب و انتشار میں نہ ہو سکتا - لفٹنٹ کرنیل سینٹ جان اسکے منتظم ہیں - گورنر دل کو دور دور کے مقامات میں مقرر کر رہے ہیں +

یہاں ہر قسم کا غلہ گراں ہی روپیہ کا چار سیر آٹا بکتا ہی یہہ گرانی امساک باران اور نیز اسوجہ سے ہی کہ بر اپشین اور قطع کو غلہ جاتا ہی - کل رات کو کچھ ترشح ہوا مگر یہہ کافی نہ تھا - بارش کی حاجت ہی - اس موسم سال کے لئے یہہ گرمی زیادہ ہی شہر میں علی العموم مشہور ہی کہ خان آغا افسر فرقہ جمشیدی جسکی دختر سے ایوبخان نے شادی کی تھی وہ اپنے جرگے کے لوگوں اور ایمان کے جرگے کو لے کر اپنے داماد پر یورش کر غیو الاہی اور انقلاب حکومت پیدا ہوا چاہتا ہی + ایک اور خبر بھی مشہور ہی جو

کسیطرح صحیح نہیں معلوم ہوتی یعنے ایوبخان فرح کو گئے ہیں اور جسقدر درانی انکو ملتے ہیں جمع کرتے ہیں ایک شخص کابل سے آیا بیان کرتا ہی کہ محمد جان سالار فوج مقرر ہوئے اور میر بچہ کوہستانی وزیر اعظم مقرر ہوئے کیونکہ امیر کا بہت جلد قصد سیر ہندوستان کا ہی +

بمبئی ۱۳ دسمبر - ازیبل سٹراڈم گورنر مدراس مع فرزند ارجمند آج صبح ڈاک کے جہاز روانہ نائے پر یہاں داخل ہوئے +

لنڈن ۱۱ دسمبر - خاکنائے پناما کی نہر کے لئے جسقدر روپیہ مطلوب تھا وہ سب جمع ہوگیا - مقام ویلز میں کوئلے کی کان ہولناک طریقے سے اڑگئی اور چوراسی جانیں تلف ہوئیں +

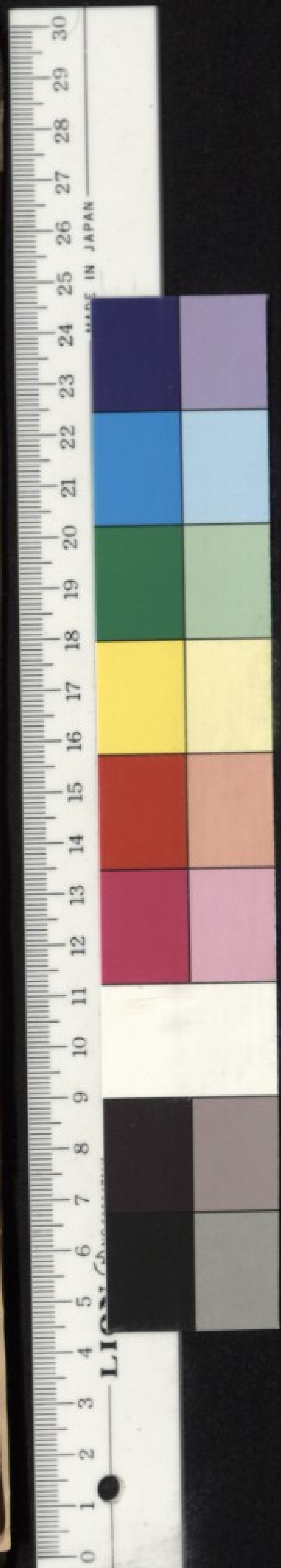
سوسائٹی جغرافیہ تجویز کر رہی ہی کہ بحر آرکٹک کے تحقیق حالات کے لئے گروہ تیار ہو +

جنوبی امریکہ کی خبروں اندحال سے معلوم ہوا کہ پھر چلی اور پیرو دریا میں سامان جنگ نظر آتے ہیں بحری اور بری فوجیں جانبین کی مسلح آراستہ ہو رہی ہیں +

طہران ۱۱ دسمبر - ایرانی فوج نے مرگ وار پر قبضہ کیا - عبید اللہ کردی رئیس بھاگا اور پہاڑوں میں پناہ گزین ہوا +

ایتھنز ۱۱ دسمبر - یونانی جلسہ میں ایک مسودہ قانون پاس ہوا کہ جنگ کے لئے قرضہ لیا جاوے +

کل کی نشست جلسہ میں پریسیڈنٹ جلسہ وزراء نے انکار کیا کہ ٹرکی سے براہ راست کوئی خط و کتابت نہیں ہوئی شاید یہہ جواب ٹیمس کی تار برقی کا ہی کہ یونان ٹرکی سے سازش کرتا ہی +



لنڈن ۱۲ دسمبر ۔ جنرل بروک کی لاش فوجی اعزاز کے ساتھ جہاز سے اوتاری گئی +

کلکتہ ۔ ۱۴ دسمبر ۲ بجے ۳۰ منٹ کل کی رات والیطرے کی بہت اچھی گذری کل علامتیں عمدہ ہیں +

بمبئی ۱۴ دسمبر ۔ آج شام کو سرکاری طور سے ای بی باڑی شاہی گھوڑچڑھے توپخانے کے گولندازونکی بجلدوے اِس بہادری کے جو جنگ میوند میں کی تھی دعوت ہوئی +

راولپنڈی ۱۴ دسمبر ایک اتفاق ناگہانی کھیل پالو میں ہوا لفٹنٹ کرسٹی آٹھویں ہوزار رسالہ کے گرے اور اُدھر سے دوٹٹو اُنپر گرے ایسی سخت چوٹ لگی کہ ایک گھنٹہ میں اُنکا کام تمام ہوگیا اُنکو لوگ بہت چاہتے تھے سب کو افسوس ہوا +

لنڈن ۱۳ دسمبر ۔ دفعتاً آج جلسہ وزرا کے جمع ہوا پارلیمنٹ بھی فوراً جمع کیجاوے گی کیونکہ مسٹر فارسٹر چاہتے ہیں کہ عبرت دلانے والی کارروائی کا برتاؤ آیرلینڈ سے کیا جاوے ۔ پس بغرض اِس کارروائی کے پارلیمنٹ کا جمع ہونا نہایت مناسب ہے +

جنرل رابرٹس کو درجہ ڈاکٹر آف لاڈبلین یونیورسٹی کا عطا ہوا +

کیپ ٹون سے جو خبریں آئیں اُنسے معلوم ہوا کہ جو غدر صرف چند کاشتکاروں میں تھا اُسکو اب ترقی ہوگئی احتمال عام غدر کا ہے +

سینٹ پٹیرسبرگ ۱۲ دسمبر ۔ اخبار گلوس روسی گورنمنٹ سے چاہتا ہے کہ آخری فرمان چین کو بھیجا جائے +

پیرس ۱۲ دسمبر ۔ میڈم اتھینز نے قضا کی +

طہران ۔ ۱۳ دسمبر ۔ ایرانی فوج نے کُردی شہر اوجنبی کو تباہ کردیا اور تمام باشندوں کو قتل کیا ایک جنگ بمقام مرگوار درمیان ایرانیوں اور بارہ ہزار کُردیوں کے ہوئی تھی جو زیر کمان عبدالقادر کے تھے اسمیں کُردوں کو زک ملی تھی +

بمبئی ۱۴ ۔ دسمبر ۔ ای ۔ بی شاہی گھوڑچڑھے توپخانے کو آج صبح حضور کمانڈر انچیف نے ملاحظہ فرمایا اور اُڈریس میں اِن لوگوں کا بمبئی میں خیر مقدم کہا اور کہا کہ ابتدا سے انتہا تک یعنے جبسے کہ قندھار کو روانہ ہوئے تھے اور جبتک افسوسناک معاملہ میوند کا پیش آیا میں نے توپخانے کی بغیر تعریف کے اور کچھ نہیں سُنا ۔ شام کو گولندازوں وغیرہ کی دعوت ہوئی سر جیمس فرگسن اور آنریبل بلیو پی ایڈم ممبر کمانڈر انچیف اور نیز دیگر افسران جلیل القدر جلسہ دعوت میں شریک ہوئے تھے ۔ سر جیمس فرگسن نے حاضرین جلسہ کے روبرو یہہ اسپیچ کہی +

اِس باڑی نے عمدہ طور پر اپنی خدمت مفوضہ کو انجام دیا ۔ بالخصوص میوند کی جنگ میں جس سے کہ تمام افغانستان اور ہندوستان بلکہ تمام دنیا واقف ہے اب کچھ لوگ جو محض غبی ہیں یا قوت مدرکہ اُن میں نہیں ہے تصور کرتے ہیں کہ ایک جنگ خاص میں جو فتح نہوئی تو جو لوگ شریک جنگ تھے اُنکا اعزاز نہونا چاہئیے ہر شخص تجربہ کار جنگ ہے بخوبی واقف ہے کہ اِس جنگ میں بھی بہت سخت ٹکریں کھانی پڑی ہیں جیسی کہ فتح نصیب میں ہوئی ہونگی اُس جنگ میں گذری ہے جسمیں کہ فتح ہوتی ہے ہم بخوبی واقف ہیں کہ اگر جنگ میوند میں کامل کامیابی نہیں ہوئی تو کچھ اِس باڑی کی خطا نہ تھی ۔ ہم آگاہ ہیں کہ تم لوگ جنگ میں اپنی توپوں پر موجود رہے کہ جب فوج واپس کی گئی تو تم نے ہنگام واپسی اپنی توپوں کو محفوظ رکھا ہم جانتے ہیں کہ تم نے توپوں کی گاڑیوں پر بہت سے افسروں اور سپاہیوں کو سوار کر لیا تھا اگر تم نہوتے تو یہہ اُس روز راستہ میں مر جاتے ۔ ہم واقف ہیں کہ اگر سرکاری توپیں نہ چھوٹ جاتیں اگر ایک بہادر افسر کو یہہ منظور نہ ہوتا کہ غنیم کو اپنی پشت نہ دکھائے ۔ آج وہ افسر یہاں موجود نہیں ہے ورنہ اُسکا خیر مقدم کرتے حقیقت میں تم نے اپنی تعریف سابقہ کو برقرار رکھا ۔ گولندازوں کی پلٹنوں کی ناموری ہوئی ۔ جب تم دولوجہ کو جاؤگے مجھے یقین کامل ہے کہ وہاں ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا کہ باوجود نہونے خوش قسمتی فتحیابی میوند کے تمسے کہے کہ تمہاری بہادرانہ اور دلیرانہ کارروائی میں فرق آیا کیونکہ تمہارا شکست پانا اور واپس آنا بھی اُسی اعزاز کے ساتھ تھا جیسا کہ کوئی فتح پاکر واپس آئے ۔ گورنر کی تقریر سماعت کر کے اکثر لوگوں نے نعرہ تعریف بلند کیا ۔ اسپیچ تمام ہونے کے بعد جنرل بروز اور جنرل نٹال کی تعریف میں نعرہ بلند کئے گئے +

قصبہ انبہٹہ

ہمکو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور میں جو فرش گلی کوچوں میں معرفت ٹھیکہ داران بنوائے گئے ہیں اُن ٹھیکہ داران نے کفایت شعاری کے لحاظ سے بعض گلی کوچوں میں پانی کے نکاس کے لئے نالیاں نہیں بنائی ہیں جس سے اکثر باشندگان کو سخت تکلیف ہمیشہ رہتی ہے اور خاصکر اُن دنوں میں جبکہ حکام کے دورہ کا وقت ہوتا ہے کیونکہ جب خبر ملی کہ فلاں

صاحب اب دورے کے لئے آتے ہیں تو صفائی والے گھروں کا پانی باہر نہیں نکلنے دیتے ہیں اور باہر فرش پر پانی کو گرانے نہیں دیتے غریب لوگ بخوف حکام پانی کو اپنے گھروں کے صحن میں گراتے رہتے ہیں سردی کے دنوں میں اس سے زیادہ تکلیف لوگوں کو برداشت کرنی پڑتی ہے۔ یہانتک کہ جب تحصیلدار صاحب کے آنیکی بھی خبر ہوتی ہے تب بھی پانی بند کیا جاتا ہے بعض اوقات جمعدار صاحب کے گشت کی خبر پر بھی خاکروب پکار پکار کہتے ہیں کہ پانی مت گراؤ جمعدار صاحب گشت کو نکلنے والے ہیں +

صاحب کمشنر حفظان صحت اپنی تجویز میں بارہا تحریر فرماتے ہیں کہ فرش گلی کوچوں کے ایسے طور سے بنوائے جائیں کہ دو رخہ نالیاں اُنمیں ہوں تاکہ باسانی پانی گھروں کا باہر آجاوے مگر نہ معلوم کہ قصبہ انبہٹہ میں ایسے فرش کیوں لگائے گئے ہیں کہ جنمیں بعض جگہہ نالیاں نہیں ہیں علاوہ اسکے لوگونکو پانی جمع کرنیکی تکلیف غیر موسمیں بیماری کے پھیل جانیکا بھی خوف ہے اُمید ہے کہ حکام ضلع سہارنپور وہاں کے فرشوں میں نالیاں بنوا دینگے تاکہ غریب غربا کی تکلیف رفع ہو جاوے اور بیماری کے پھیلنے کا خوف دور ہو +

لودیانہ

سنیچر کی رات کو مسمی عبداللہ نوسلم کنسٹبل پولیس نے اپنے گھر میں ایک طوایف کی چھاتی پر چڑھکر اُسکا گلا کاٹنا چاہا چنانچہ اُسکے گلے کو چاقو سے بہت زخمی کیا تھا مگر غل و شور ہونے پر عبداللہ مذکور کوٹھی میں جا چھپا اور اپنا جوتا وہیں چھوڑ آیا اُسیوقت جوتے کی شناخت پر مجرم کوتوالی میں گرفتار کیا گیا مجروحہ شفاخانہ میں بھیجی گئی۔ مقدمہ زیر تجویز ہے۔ خانہ شماریکا کام شہر میں زیر اہتمام منشی جھنڈے سنگھ صاحب تحصیلدار لودیانہ و منشی عنایت علی صاحب نائب تحصیلدار بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہے

اشتہار

مشتریان نورافشاں کی خدمت میں التماس

ہفتہ گذشتہ میں ہمنے جو اشتہار نادہندگان قیمت نورافشاں کی بابت تحریر کیا تھا اُسپر چند مشتریان نے ہمارے پاس لکھا ہے کہ ہمارا حساب روانہ کرو اور ہمکو خوف ہے۔ ڈر ہے۔ اسلئے اب اُنکی آگاہی کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ نالشات کا بندوبست صرف اُن صاحبان کی نسبت کیا گیا ہے کہ جنہوں نے چھ سات برس سے کچھ نہیں دیا اور جنکے ذمہ ایک ایک دو دو سال کی قیمت ہے اُنکے نام کے بل ہمنے روانہ کردئے ہیں وے صاحب اپنی نسبت کچھ خیال نہ فرماویں +

اشتہار

ایک نوٹ تعدادی ایک ہزار روپیہ نمبری ۵۰۱۶۴ ای۔ حلقہ لاہور کلکتہ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۶ء بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۸۸ء کو گم ہو گیا ہے ہم اُسکے دعویدار ہیں اگر گمشدہ نوٹ مذکور کوئی شخص لا دیوے تو مبلغ پچاس روپیہ انعام دیوینگے فقط راقم محمد بٹ حاجی احمد بٹ سوداگران پشمینہ از لودیانہ

غزل عاجز

ذرہ ہے آفتاب در عیسٰی جناب کا۔
اور عرش آستاں شہ والا جناب کا
دیتے ہیں آسماں پہ ملک مژدہ باہمی۔
لاریب وہ شفیع ہے یوم الحساب کا
رگ رگ میں ہے یسوع کی محبت بھری ہوئی۔
دم بھر رہا ہوں لیل و نہار اُس جناب کا
شیرازہ کیوں نہ دفتر کونین کا کہوں۔
جامع جہاں میں وہ ہے خدا کی کتاب کا
اندھوں کو آنکھ مردوں کو زندہ کرے یسوع
ادنیٰ سا معجزہ ہے اُس عالی جناب کا۔
جب روز باز پرس کا ہووے میری شفیع۔
عاجز کا ہاتھ ہو اور دامن جناب کا

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ٹینکچر نیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے +

دستخط
جی۔ ای۔ ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا